کی طرف سے ہے۔ پھر ”روش صدیقی کی چند قلمی یادگاریں“ کے عنوان سے تین نظمیں شاعر کے قلم سے ہیں اور بصورت عکس طبع کی گئی ہیں۔ ان پر مختصر تعارف پروفیسر سعید راشد کے مکتوب سے ماخوذ ہے۔ اس حصّے کا آخری مقالہ ”حسام لاہوری“ (سترھویں صدی کا ایک غزل گو) ہے جس کے لکھنے والے عبدالعزیز ساحر ہیں۔ مقالہ نگار نے ایک قدیم بیاض کی مدد سے حسام الدین لاہوری کا تعارف پیش کیا ہے جس کی ایک اردو غزل قدیم خط میں بیاض میں درج ہے (یہ بیاض محمد نذر صابری سابق لائبریرین گورنمنٹ کالج اٹک کی ملکیت ہے جو چھے کتابوں کے مرتب ہیں اور ان چھے میں سے ایک غایۃ الامکان فی روایۃ الزمان و المکان تصنیف شیخ تاج الدین محمود اشنوی بھی ہے)۔ مقالات و نادرات کے بعد تبصروں کا حصہ آتا ہے جس میں جدید کتب و رسائل پر تبصرے شامل ہیں جن کے لکھنے والے محمد علی صدیقی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر سعادت سعید، اعجاز احمد ارشد اور ڈاکٹر محمد احسان الحق ہیں۔ آخری حصّے میں شعبے کی سرگرمیوں سے متعلق معلومات ہیں۔ مجلے میں مفید اقتباسات بھی ایک قابل لحاظ تعداد میں درج ہیں جو مشاہیر کی تحریروں سے ماخوذ ہیں اور علم و تحقیق کے کسی نہ کسی پہلو کی طرف عمدہ طور پر توجہ مبذول کرتے ہیں۔

۵ ۔ تحقیق نامہ (مجموعۂ مقالات)

مصنف : مشفق خواجہ

ناشر: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۳۰۷، این ۔ سمن آباد، لاہور

تبصرہ نگار: عتیق احمد جیلانی

جناب مشفق خواجہ کا شمار اُردو کے معروف محققین میں ہوتا ہے۔ یُوں تو وہ خوش فکر شاعر بھی ہیں اور صاحب طرز ادبی کالم

نگار بھی، مدیر اور مرتب بھی لیکن اُن کی حقیقی پہچان تحقیق ہے۔ "جائزہ مخطوطاتِ اُردو" جیسی وقیع علمی کاوش کے علاوہ اُن کے مقدمے اور تحقیقی مقالات اس سے پہلے شائع ہوتے رہے ہیں۔

زیر نظر مجموعے میں چھے مقالات شامل ہیں۔ (۱) مرزا محمد رضا خاں قزلباش اُمید (۲) شاہ قدرت للہ قدرت (۳) مرزا جعفر علی حسرت (۴) تذکرہ "گلشنِ مشتاق" (۵) سعادت خاں ناصر اور اُس کا تذکرہ "خوش معرکۂ زیبا" (۶) احمد دین۔

یہ تمام مضامین اِس سے پہلے بھی شائع ہوکر ادبی و علمی حلقوں میں مقبول ہو چکے ہیں، لیکن زیر نظر مجموعے کی اشاعت سے قبل ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ جدید تحقیقات اور نئے مآخذ سے استفادے نے ان مقالات کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔ جعفر علی حسرت اور احمد دین سے متعلق مضامین میں تبدیلی کا عمل کم ہے البتہ باقی چاروں میں بنیادی قسم کی معلومات کا اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر "سعادت خاں ناصر اور اُس کا تذکرہ خوش معرکۂ زیبا تقریباً از سرنو تحریر کیا گیا ہے۔ ان تبدیلیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل محقق کے نزدیک تحقیق ایک مسلسل عمل کا نام ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے مذکورہ موضوعات پر قلم اٹھانے کے بعد بھی "سچائی کی تلاش" جاری رکھی۔

اُمید سے متعلق مقالے میں اُن کے صحیح نام، تاریخ پیدائش مولد، آباء و اجداد، ھندوستان آمد، مناصب و مشاغل، معاصرین سے تعلقات سیرت و شخصیت وغیرہ پر مختلف تذکروں اور تاریخوں کی مدد سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرے مقالے میں شاہ قدرت للہ قدرت کے تفصیلی سوانح بڑی محنت سے یک جا کیے گئے ہیں۔ تذکروں میں اُن کے نام کا اختلاف

پایا جاتا ھے۔ اُن کی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں بھی تمام تذکرے خاموش ھیں۔ جناب مشفق خواجہ نے مخزن نکات میں شامل ترجمہ قدرت کی مدد سے پیدائش کا سال ۱۱۲۵ھ قیاس کیا ھے۔ اسی طرح ان کے قیام دھلی اور پھر ابدالی حملے کے بعد وھاں سے لکھنؤ پٹنہ، ڈھاکا اور مرشدآباد جانے کا احوال بڑی تحقیق کے بعد جمع کیا ھے۔ اس کے علاوہ دیوان قدرت کے مختلف نسخوں کا ذکر بھی موجود ھے۔ زیر نظر مقالے کے حواشی میں ایک نوید یہ بھی ھے کہ "راقم الحروف نے شاہ قدرت کے دونوں دیوانوں کو مرتب کیا ھے۔ اور یہ عنقریب شائع ھوں گے۔" (ص ۸۰)

مرزا جعفر علی حسرت دبستانِ لکھنؤ کے معروف شعراء میں سے ھیں۔ ان سے متعلق مضمون میں ان کی زندگی کے منتشر اجزاء تلاش و تحقیق کے بعد بڑی خوب صورتی سے جمع کیے گئے ھیں۔ کلام حسرت کے مختلف نسخوں کے بارے میں مفید معلومات بھی دی گئی ھیں۔

چوتھا مقالہ حافظ علی مشتاق کے تذکرۂ شعرائے فارسی 'گلشنِ مشتاق' سے متعلق ھے۔ اس مضمون کی اھمیت کا اندازہ مضمون نگار کے ان جملوں سے لگایا جا سکتا ھے کہ "خود مصنف کا مکتوبہ نسخہ راقم کے پیش نظر ھے۔ یہ اس تذکرے کا واحد نسخہ ھے جو دست برد زمانہ سے محفوظ رہ گیا" (ص۱۳۶) تذکرے کے تعارف سے پہلے صاحب تذکرہ کے حالات اور تصانیف کا ذکر کیا گیا ھے۔

آخری دو مضامین خواجہ صاحب کے دو مشہور مقدمے ھیں جو سعادت خاں ناصر کے تذکرے اور "اقبال" از احمد دین کے ساتھ شائع ھوکر داد و تحسین حاصل کر چکے ھیں۔

جناب مشفق خواجہ کی تحقیق سرگرمیوں پر سب اچھا تبصرہ